3

ہمارے ایمانوں کوتقویت دینے کے لئے ایسی پیشگوئیاں بھی قرآن شریف میں موجود ہیں جو غیروں کا منہ بند کرنے کے لئے کافی ہیں

۹ رمئی ۲۰۰۳ء مطابق ۹ ر ہجرت ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

☆ ......اللہ تعالیٰ کی صفت ’’خبیر‘‘ کی عرفان انگیز تشریح

☆ ......حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات پر پاکستانی اخبارات کا گھٹیا ردِّ عمل

☆ ......زکوٰۃ کا فریضہ

☆ ......نظامِ خلافت کی برکت

☆ ......نظامِ کائنات اور قرآنی پیشگوئیاں

☆ ......انسانیت کو بچانے کے لئے دعائیں کریں

☆ ......آنحضرت ﷺ کو خبیر خدا کے ذریعہ مستقبل کی باتوں کا علم دیا جانا

☆ ......حضرت مسیح موعودؑ کو دی جانے والی خبریں

☆ ......جماعت کے قیام اور ترقی کی پیشگوئی

☆ ......جماعت احمدیہ انگلستان اور ایم۔ ٹی۔ اے کے کارکنان کے لئے دعا

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سورۃ البقرۃ کی حسب ذیل آیت تلاوت فرمائی

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾

(سورة المائدہ:۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفات باری تعالیٰ پر جو خطبات کا سلسلہ شروع فرمایا ہوا تھا میں بھی کوشش کروں گا کہ اسی کو فی الحال آگے چلاؤں۔ صفت خبیر کے بارہ میں حضور رحمہ اللہ بیان فرما رہے تھے۔ ابھی جو آیات تلاوت کی ہیں ان کا ترجمہ ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات پر پاکستان کے اخبارات کا گھٹیا ردعمل

لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمان بہت سے احکامات کی طرح اس حکم کو بھی بھلا بیٹھے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں یا کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ باخبر نہیں۔ ایسے لوگوں کے

نزدیک صرف ان کی مرضی کی تفسیر اور ان کی مرضی کے احکامات ہی احکامات کا درجہ رکھتے ہیں۔ حضور رحمہ اللہ کی وفات پر پاکستان میں بعض اخبارات نے جس گندہ ذہنی اور ضلالت کی مثال قائم کی ہے اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہ پڑھنے کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال پیشگوئیوں کے مطابق یہ ہونا تھا اور ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت ملتی ہے کہ خبیر خدا نے ان حالات کے بارے میں پہلے ہی آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر دے دی تھی۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے انہیں پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس زمانہ میں مسلمانوں کے تغیر کے بارہ میں جو پیش خبریاں فرمائی تھیں اس میں سے ایک کا مختصر ذکر حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں یہاں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک تغیر مسلمانوں میں آپ ﷺ نے یہ بیان فرمایا کہ لوگ زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے۔ یہ بھی حضرت علیؓ سے البزار نے نقل کیا ہے۔ چنانچہ اس وقت جب کہ مسلمانوں پر چاروں طرف سے آفات نازل ہو رہی ہیں اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی جس قدر صدقات و خیرات وہ دیں کم ہیں۔ اکثر مسلمان زکوٰۃ کی ادائیگی سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے جی چراتے ہیں اور جہاں اسلامی احکام کے ماتحت زکوٰۃ لی جاتی ہے وہاں تو بادل ناخواستہ کچھ ادا بھی کر دیتے ہیں مگر جہاں یہ انتظام نہیں وہاں سوائے شاذ و نادر کے بہت لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے اور جو اقوام زکوٰۃ دیتی بھی ہیں وہ اسے نمود کا ذریعہ بنا لیتی ہیں اور اس رنگ میں دیتی ہیں کہ دوسرا اسے زکوٰۃ نہیں خیال کرتا بلکہ قومی کاموں کے لئے چندہ سمجھتا ہے۔

پاکستان میں جب سے اسلامی قوانین کا زیادہ نفاذ شروع ہوا ہے زکوٰۃ کو بھی لازمی قرار دیا گیا تو یہ حالت ہے کہ احمدی غیر مسلم، لیکن بعض لوگ اپنی زکوٰۃ بچانے کے لئے بنکوں میں اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر دیتے ہیں۔ یا رقمیں جمع ہیں سال ختم ہونے سے دو دن پہلے رقم نکلوا لی تا کہ اس پر زکوٰۃ نہ ادا کرنی پڑے اور جو کرتے ہیں وہ بھی حضرت مصلح موعود نے جس طرح فرمایا نام و نمود کی خاطر۔ پھر کیونکہ برکت نہیں ہے، نظام نہیں ہے اخباروں میں زکوٰۃ کی تقسیم کی خبریں آتی ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے پتہ نہیں کیا شور پڑ گیا ہے اور بعض دفعہ یہ زکوٰۃ کمیٹیاں جو قائم ہیں اخباروں کی خبروں کی مطابق ہی آپس میں دست و گریبان ہو رہی ہوتی ہیں۔ ضمناً ایک یاد آ گیا جب میں گھانا میں تھا تو وہاں بعض غیر احمدی شرفاء اپنی زکوٰۃ ہمارے پاس لے آتے تھے کہ ہم جماعت احمدیہ کو یہ دیتے

ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ جماعت جہاں خرچ کرے گی اور صحیح مقصد کے لئے خرچ کرے گی اور یہی ہماری زکوٰۃ کا مقصد ہوگا جو پورا ہوجائے گا اگر ہم نے اپنے علماء کو دی تو کوئی پتہ نہیں کیا ہو کیونکہ جب ان کی دی جاتی ہے تو وہاں ان کے اپنے مسائل اور بندر بانٹ شروع ہو جاتی ہے۔

خلافت کے نظام کی برکت اور اہمیت

اللہ تعالیٰ کا یہ شکر ہے اور جتنا بھی ہم شکر کریں کم ہے اس پر حمد کے گیت گائیں کہ اس نے ہمیں ایک ایسے نظام میں ایک ایسی لڑی میں پرو دیا ہے جہاں خلیفۂ وقت کے سایہ تلے ہر آنے والی رقم کی ایک ایک پائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی سوچ سمجھ کر خرچ کی جاتی ہے۔

اب صفت اَلْخَبِیْر کے ذکر پر ہی مشتمل بعض مزید آیات کریمہ مَیں پڑھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ۔ اِنَّهٗ کَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا﴾۔ (سورۃ الاسراء:۳۱)۔ تیرا ربّ یقیناً جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو وسعت بھی دیتا ہے اور تنگ بھی کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے بہت باخبر ہے (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پھر فرمایا: ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً۔ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ﴾ (سورۃ الحج:۶۴)۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین اس سے سرسبز ہو جاتی ہے۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

پھر سورۃ الفرقان میں فرماتا ہے: ﴿وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ۔ وَکَفٰی بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا﴾ (سورۃ الفرقان :۵۹)۔ اور توکل کر اُس زندہ پر جو کبھی نہیں مرے گا اور اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں پر خبر رکھنے کے لحاظ سے بہت کافی ہے۔

الحمدللہ کہ اس کے نظارے بھی جماعت احمدیہ نے بہت دیکھے۔ اب یہ صرف قرآن کریم کا بیان مومنین کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمارے ایمانوں کو تقویت دینے کے لئے ایسی پیشگوئیاں بھی قرآن شریف میں موجود ہیں جو غیروں کا منہ بند کرنے کے لئے بھی کافی ہیں۔ اور ہر پاک دل یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ کتاب علیم و خبیر خدا کی طرف سے ہے جو آنحضرت ﷺ پر اتری۔ بعض ایسی

خبریں ہیں مستقبل کے متعلق اور حالات کے متعلق کہ صحابہ شاید اس وقت اس کا اندازہ بھی نہ کر سکتے ہوں۔ مثلاً جیسے فرمایا کہ {وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ } (التکویر: ۱۲) اور جب آسمان کی کھال ادھیڑ دی جائے گی۔ اب آسمان کے رازوں کی جستجو کرنے والے گویا آسمان کی کھال ادھیڑنے کے برابر ہی کام ہے۔ زمانہ قدیم میں اجرام فلکی کو انسان ظاہری آنکھ سے ہی دیکھ سکتا تھا۔ ابھی تک دوربین وغیرہ کی ایجاد نہ ہوئی تھی۔ پھر ۱۶۰۹ء میں اٹلی کے سائنسدان گلیلیو (Galileo Galilei) نے دوربین ایجاد کی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اجرام فلکی کے بارہ میں کئی دریافتیں کرنی شروع کیں جس میں Sun Spots، چاند پر پہاڑ اور مشتری (Jupiter) کے چار چاندوں کا انکشاف تھا۔ اسی طرح گلیلیو اور دوسرے ماہرین نے آسمان میں موجود اجرام کے بارہ میں بڑی تفاصیل بیان کیں۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر لفظ Astronomy)

آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی خبریں جو اس زمانہ میں ظاہر ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی ظاہر ہوتی چلی جائیں گی جن کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے اس میں جو ہم آج کل دیکھتے ہیں اس میں Radiation کا عذاب ہے اور Atomic Warfare ہے۔ فرمایا ﴿يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ. وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ. وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا. يُّبَصَّرُوْنَهُمْ. يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ﴾ (سورۃ المعارج: ۹ تا ۱۱)۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ دُھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ اور کوئی گہرا دوست کسی گہرے دوست کا (حال) نہ پوچھے گا۔ وہ اُنہیں اچھی طرح دکھلا دیئے جائیں گے۔ مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے سکے اپنے بیٹوں کو۔

جب Atomic Warfare ہو تو اس وقت یہ ممکن ہے کہ آسمان كَالْمُهْل یعنی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح دکھائی دے۔ اس میں Radiation کے عذاب کی طرف اشارہ ہے جو کہ اتنی خوفناک چیز ہے کہ اب تک جہاں جہاں تجربے ہوئے ہیں وہاں لازماً یہی باتیں دکھائی دی ہیں کہ وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ کوئی اپنے کسی گہرے دوست کو بھی نہیں پوچھتا۔ یہاں تک کہ عورتیں اپنے بچوں کو بھول گئی ہیں اور ہر ایک کے اندر Atomic Warfare یا Radiation سے اتنی خوفناک

گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ اگر اس وقت کسی سے پوچھا جائے تو وہ اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہیں کہ اس مصیبت سے نجات ہو کسی طرح۔

انسانیت کو بچانے کے لئے بہت دعائیں کریں

دوسری جنگ عظیم میں یہ نظارے دیکھے گئے حالانکہ وہ بہت کم طاقت کے ایٹم بم تھے اور اب تو اس سے کئی گنا زیادہ طاقت کے ایٹم بم تیار ہو چکے ہیں اور اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں وہ یہی نظر آ رہے ہیں کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کے کنارے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پس آج ہمیشہ کی طرح جماعت احمدیہ کا فرض ہے، جس کے دل میں انسانیت کا درد ہے کہ انسانیت کو بچانے کے لئے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ دنیا خدا کو پہچان لے اور تباہی سے جس حد تک بچ سکتی ہے بچے۔ آنحضرت ﷺ کے بیان فرمودہ وہ ارشادات جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر قبل از وقت کسی بات کے ظاہر ہونے کی خبر دی ان میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔

مشرکین مکہ کے سرداروں کی قتل گاہوں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے خبر دی تھی۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی جگہ تھے۔ آپ نے ہمیں اہل بدر کے بارہ میں بتانا شروع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر سے ایک روز قبل ان کفار مکہ کی قتل گاہیں بتائیں اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ کل فلاں فلاں کی قتل گاہ ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے وہ بعینہٖ وہیں پر گرے۔ بعد میں انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ پھر رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور دو دفعہ نام لے کر آواز دی کہ اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے وہ وعدہ سچ نہیں پایا جو تمہارے ربّ نے تم سے کیا تھا؟ مَیں نے تو اس وعدہ کو سچ ہی پایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کیا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی: کیا آپ ﷺ مُردوں سے باتیں کرتے ہیں جن میں کوئی روح نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میری باتوں کو ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

(سنن نسائی کتاب الجنائز باب ارواح المومنین)اللہ تعالیٰ نے یہ بھی انتظام کیا۔

پھر یمن، شام اور مشرق کی فتوحات کی خبر۔ حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر خندق کی کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان میرے آڑے آئی تو رسول اللہ ﷺ

اس وقت میرے پاس ہی تھے۔آپؐ نے جب مجھے اس سخت چٹان کو مشکل سے توڑتے دیکھا تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ سے کدال لے لی اور اس چٹان پر ماری تو اس سے ایک چنگاری نکلی۔آپ نے دوبارہ کدال ماری تو پھر چنگاری نکلی۔تیسری بار بھی ایسے ہی ہوا۔اس پر مَیں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔آپ کے کدال مارنے سے یہ کیسی چنگاریاں نکلی تھیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے بھی یہ چنگاریاں دیکھی ہیں۔مَیں نے عرض کی جی ہاں۔فرمایا پہلی مرتبہ نکلنے والی چنگاری پر اللہ تعالیٰ نے مجھے یمن کی فتح کی خبر دی ہے۔دوسری بار شام اور مغرب اور تیسری بار نکلنے والی چنگاری سے مشرق کی فتح کی خبر دی ہے۔

(سیرة النبویة لابن ھشام ذکر غزوة خندق)

پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کس شان سے یہ پیشگوئی پوری فرمائی۔

حضرت زینبؓ بنت جحش بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہلاکت اور بربادی ہو عرب کے لئے اُس شر اور بُرائی کی وجہ سے جو قریب آ گئی ہے۔آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سا سوراخ کھل گیا ہے۔آپ نے وضاحت کے لئے اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس انگلی کو ملایا اور حلقہ بنایا۔مَیں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں جب کہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے۔آپؐ نے فرمایا ہاں اس صورت میں کہ خبث اور برائی بڑھ جائے اور وہ نیکی پر غالب آ جائے۔

(بخاری کتاب الفتن باب یاجوج و ماجوج)

حاطب بن ابی بلتعہ کا اہل مکہ کو خط روانہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا آنحضورؐ کو اس سے آگاہ فرمانا، اس کا ذکر تو قرآن شریف میں بھی ہے۔اس کا حدیث میں یہ ذکر ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ آنحضرت ﷺ کے بدری صحابہ میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے بھولے پن میں اہل مکہ سے ہمدردی جتانے کے لئے ایک خط لکھا جس میں اہل مکہ کو آنحضرت ﷺ کے مکہ کی طرف حملہ کی غرض سے کوچ کرنے کا لکھا تھا۔ابھی یہ خط انہوں نے روانہ ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر دے دی۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت ابومرثد غنویؓ اور حضرت زبیر بن العوام کو گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا کہ فلاں جگہ روضة خاخ میں ایک مشرک عورت تم کو ملے گی اس

کے پاس مشرکین مکہ کے نام حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے وہیں جا لیا جہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ان سے پوچھا گیا تو اس نے خط کی عدم موجودگی کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت علیؓ اور آپ کے ساتھیوں نے اس کے اونٹ کو بٹھا لیا اور اس سے سختی سے دریافت کیا تو اس عورت نے اپنی مینڈھیوں سے حاطب بن ابی بلتعہ کا لکھا ہوا اہل مکہ کے نام خط نکال کر ہمیں دے دیا۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شھد بدراً)

پھر حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبولو اور پھر نکال دو کیونکہ اس کے ایک پَر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب اذا وقع الذباب فی الأناء)۔

اب تو یہ تحقیق سے بھی ثابت ہو گیا ہے کہ مکھی کے ایک پَر میں شفا اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال قبل بیان فرما دیا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ کو دی جانے والے واقعات کی خبریں

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والے جن واقعات کی خبر دی ہے ان کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے والد کی وفات کی خبر جو ملی تو فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جب میرے والد صاحب خدا ان کو غریق رحمت کرے، اپنی آخری عمر میں بیمار ہوئے تو جس روز ان کی وفات مقدر تھی دو پہر کے وقت مجھ کو الہام ہوا۔ 'والسماء والطارق' اور ساتھ ہی دل میں ڈالا گیا کہ یہ ان کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس کے یہ معنی ہیں کہ قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آفتاب کے غروب کے بعد پڑے گا۔...... مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس پر جھوٹ بولنا ایک شیطان اور لعنتی کا کام ہے کہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۸ نشان ۲۱)

اَلیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

اسی ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ: ’’جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کہ مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہیں کی زندگی سے وابستہ تھے............اس لئے یہ خیال گزرا کہ ان کی وفات کے بعد کیا ہوگا۔ اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گزر گیا تب اسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا ’’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘‘ یعنی کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس الہام الٰہی کے ساتھ دل ایسا قوی ہو گیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے...........مَیں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تب مَیں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ اس کو سنایا اور اس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مُہر بنوا کر لے آوے اور مَیں نے اس ہندو کو اس کام کے لئے اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف......مبلغ پانچ روپیہ تیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو اب تک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا۔ اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا۔ اور مَیں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہوا تھا اور پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے

اسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو"۔ اور آج آپ دیکھیں کہ کروڑوں میں بدل گیا ہے۔ الحمدللہ۔ "اور اس آمدنی کو اس سے خیال کر لینا چاہئے کہ سالہا سال سے صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا ہے۔" اس زمانے میں لنگر خانے کا ڈیڑھ ہزار بھی آج کے لاکھوں کے برابر ہے۔" صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا ہے۔ یعنی اوسط کے حساب سے اور دوسری شاخیں مصارف کی یعنی مدرسہ وغیرہ اور کتابوں کی چھپوائی اس سے الگ ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی یعنی "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ" کس صفائی اور کس قوت اور شان سے پوری ہوئی۔ کیا یہ کسی مفتری کا کام ہے یا شیطانی وساوس ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا کام ہے جس کے ہاتھ میں عزت اور ذلت اور ادبار اور اقبال ہے۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۹ تا ۲۲۱)

یہ انگوٹھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی اور آپ نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد یہ انگوٹھی جو بھی خلیفہ ہو اس کو دی جائے اور یہ خلافت کا ہی ورثہ ہوگا، میرا ذاتی ورثہ نہیں ہوگا۔ تو اس کے بعد یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور یہاں آپ نے بعد میں دیکھ لیا ہوگا وہی انگوٹھی (یہ انگوٹھی ہے) مجھے پہنائی گئی، الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ یہ برکات بھی ہمیشہ جاری رکھے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت شیخ فضل الٰہی صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مَیں ڈاک لے کر حضور کی خدمت میں جا رہا تھا جب ڈپٹی شنکر داس کے مکان کے پاس سے گزرا تو مکان کے آگے چبوترہ پر ڈپٹی مذکور چارپائی پر بیٹھا تھا۔ مجھے 'او شیخ' پکار کر کہا کہ غلام احمد کو کہہ دو کہ لڑکے جب مسجد میں آتے ہیں تو شور ڈالتے ہیں اور باتوں سے بھی کھڑاک کرتے ہیں (یعنی شور مچاتے ہیں، تنگ کرتے ہیں) ہم کو تکلیف ہوتی ہے، ان کو منع کر دے کہ وہ آرام سے گزرا کریں۔ مَیں نے حضرت صاحب سے ایسا ہی جا کر عرض کر دیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ یہ مکان تو ہمارے قبضہ میں آنے والا ہے، خدا نے ہم کو اس مکان کا وعدہ فرمایا ہے۔

(الحکم جلد ۳۸ نمبر ۹۔ بتاریخ ۱۴/مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

جان الیگزنڈر ڈوئی کی ہلاکت اور کوریا کی بابت

پھر جان الیگزنڈر ڈوئی کی ہلاکت کی خبر۔جیسا کہ اس کے بارہ میں جماعت کے لٹریچر میں کافی آ گیا ہے۔ یہ شخص آسٹریلیا سے آکر امریکہ میں آباد ہو گیا تھا۔اس نے ایک شہر صیحون بسایا۔ ۱۹۰۱ء میں اس نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیا کے مبعوث ہوا ہے۔۱۹۰۲ء میں اس نے شائع کیا کہ اگر مسلمان مسیحیت کو قبول نہیں کریں گے تو وہ ہلاک کر دئے جائیں گے۔ پھر اگست ۱۹۰۲ء کو اس نے لکھا کہ انسانیت پر سخت بدنما دھبے نعوذ باللہ اسلام کو صیحون ہلاک کر دے گا۔

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۳ء میں ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا ''ڈوئی اور پگٹ کے متعلق پیشگوئیاں'' اور اس میں لکھا: ''امریکہ کے لئے خدا نے مجھے یہ نشان دیا ہے کہ اگر ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے اور میرے مقابل پر خواہ صراحتاً یا اشارۃً آجائے تو وہ میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا''۔

اس کے جواب میں ڈوئی نے کہا کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں ان کیڑوں مکوڑوں کا جواب دوں گا۔اگر مَیں اپنا پاؤں ان پر رکھ دوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں۔

آخر وہ خدا کے غضب کا نشانہ بنا۔اس پر فالج کا حملہ ہوا۔اس کی بیوی بچوں نے اس کے کیریکٹر کے متعلق گواہیاں دیں جس سے اس کے مرید بدظن ہو گئے اور ۸/مارچ ۱۹۰۷ء کو ڈوئی انتہائی حسرت کے ساتھ مر گیا۔اس کے مرنے کے بعد امریکہ کے متعدد اخبارات نے لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیت گیا اور ڈوئی ہار گیا۔

پھر کوریا کے متعلق خبر ہے کہ جب ۱۹۰۴ء میں روس اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ''ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت''۔ اور اسی الہام کے مطابق بالآخر جاپان کو فتح حاصل ہوئی اور کوریا میں سے روس کو نکلنا پڑا۔(ذکر حبیب صفحہ ۱۲۳)۔اور آج تک وہاں کے حالات دگرگوں ہی ہیں۔

جماعت کی ترقی کی بابت پیشگوئی

جماعت کے قیام اور ترقی کی خبر جس سے ہمارے ایمانوں کو مزید تقویت ملتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا، اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس پیشگوئی پر پچیس برس گزر گئے۔ یہ اُس زمانہ کی ہے جب کہ میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ بباعث سخت مخالفت بیرونی اور اندرونی کے کوئی ظاہری امید نہیں ہوگی کہ یہ سلسلہ قائم ہو سکے۔ لیکن خدا اپنے چمکدار نشانوں سے دنیا کو اس طرف کھینچ لے گا اور میری تصدیق کے لئے زور آور حملے دکھائے گا۔ چنانچہ انہیں حملوں میں سے ایک طاعون ہے جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔ اور انہیں حملوں میں زلزلے ہیں جو دنیا میں آ رہے ہیں اور نہ معلوم اور کیا کیا حملے ہوں گے اور اس میں کیا شک ہے کہ جیسا کہ اس پیشگوئی میں بیان فرمایا ہے خدا نے محض اپنی قدرت نمائی سے اس جماعت کو قائم کر دیا ہے۔ ورنہ باوجود اس قدر قوی مخالفت کے یہ امر محالات میں سے تھا کہ اس قدر جلدی سے کئی لاکھ انسان میرے ساتھ ہو جائیں۔ اور مخالفوں نے بہتیری کوششیں کی مگر خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مقابل پر ایک پیش نہ گئی‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۸۔ نشان ۱۱۱)

۱۹۰۸ء میں الہام ہوا یہ پیغام صلح میں درج ہے کہ جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت بلائیں آئیں گی۔ اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(پیغام صلح صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مولا کے حضور عرض کرتے ہیں کہ:

''اے میرے رب! مَیں نے تجھے اختیار کیا ہے پس تُو بھی مجھے اختیار کر اور میرے دل کی طرف نظر کر اور میرے قریب آ جا کہ تُو بھیدوں کا جاننے والا ہے اور ہر اُس چیز سے خوب باخبر ہے جو غیروں سے چھپائی جاتی ہے۔ اے میرے رب! اگر تُو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے اور مخلص ہیں تو مجھے اس طرح ہلاک کر ڈال جیسے سخت جھوٹے ہلاک کئے جاتے ہیں۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تجھ سے ہوں اور تیری طرف سے بھیجا گیا ہوں تو تُو میری مدد کر، تُو میری مدد کے لئے کھڑا ہو کہ مَیں تیری مدد کا محتاج ہوں''۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸۔ صفحہ ر ۲۰۳۔۲۰۴)

جماعت احمدیہ انگلستان اور ایم ٹی اے کے کارکنان

آخر پر مَیں جماعت انگلستان اور یہاں کے مخلصین کی غیر معمولی خدمات پر ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس پیاری جماعت نے خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہجرت کے دوران بے انتہا خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے۔ جہاں تک میرا علم ہے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بھی آپ سے خوش ہی گئے ہیں۔ الحمدللہ۔ پھر حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جس نظم وضبط اور جس وفا اور اخلاص اور منجھے ہوئے کارکنان کی طرح تمام عہدیداران اور کارکنان نے حالات کو سنبھالا اور اندازہ سے کئی گنا زیادہ مہمان آنے پر ان کو خوشی سے ہر سہولت جو اس موقع کی مناسبت سے دی جا سکتی تھی دی۔ یہ کوئی چھوٹی چیز نہیں، کم حیرت کی چیز نہیں۔ واقعی حیرت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی اس فدائی جماعت پر، اس کے کاموں پر۔ بہرحال جب نیت نیک ہو تو الٰہی تائیدات بھی شامل حال ہوتی ہیں۔ اور ہر کارکن نے اس دوران میں الٰہی تائیدات کے نظارے بھی دیکھے، الحمدللہ۔ اب کثرت سے لوگوں کے خطوط آ رہے ہیں کہ سارے منظّم انتظام کا ہماری طرف سے جماعت انگلستان کو اور ایم ٹی اے کو شکریہ ادا کریں۔ جو لوگ یہاں نہیں آ سکے انہوں نے جس تفصیل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ اپنے دلوں کی تسکین کے سامان پائے اس پر دنیا میں کروڑوں احمدی ایم ٹی اے کے کارکنان کے ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے نہ آنے والے مجبوروں کو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا۔ میری اطلاع کے مطابق تو مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض کارکنان مسلسل ۴۸ گھنٹے تک ڈیوٹی دیتے رہے اور پھر تھوڑا سا آرام

کرتے تھے۔ یہ سب یقیناً ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ تمام جماعت کو ان تمام کارکنان کے لئے جنہوں نے انتظامی لحاظ سے خدمت کی یا ایم ٹی اے میں خدمات سرانجام دیں، دعا کی خصوصی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے اور آئندہ بھی اسی وفا اور اخلاص کے ساتھ اسی طرح قربانیاں دیتے ہوئے یہ کام کرتے چلے جائیں۔ آمین